سلامی! کہتے تھے اعدا، رُلاؤ زینب کو
سرِ حسینؑ سناں پر دکھاؤ زینب کو

جلا کے خاک کرو جلد خیمہ ہائے حسینؑ
برہنہ سر، سرِ اُشتر بٹھاؤ زینب کو

حسینؑ امام کو جس سے کیا ہے رن میں شہید
وہ خوں بھرا ہُوا خنجر دکھاؤ زینب کو

نہ نکلے دخترِ زہراؑ جو خیمے سے باہر
پکڑ کے ہاتھ ابھی کھینچ لاؤ زینب کو

ردا جو آپ سے دیوے نہ دخترِ زہراؑ
برہنہ تیغ دکھا کر ڈراؤ زینب کو

حسینؑ جیتا نہیں، جو حمایت اس کی کرے
ستایا جائے جہاں تک ستاؤ زینب کو

پکڑ کے لائے ہیں خیبر شکن کی بیٹی کو
یہ کہہ کے شام میں دردر پھراؤ زینب کو

ق

وہ بنت فاطمہؑ، افسوس جس کے حق میں حسینؑ
حرم سے کہتے تھے، سمجھا کے لاؤ زینبؑ کو

ہمارا نام لو، بیٹوں کو گر وہ روتی ہو
اُٹھا بٹھاؤ اگر غش میں پاؤ زینب کو

"برہنہ سر جو پڑی خاک پر تڑپتی ہو
"ردائے حضرتِ زہراؑ اڑھاؤ زینبؑ کو

"جو بنتِ فاطمہؑ کو ڈھونڈیں لوٹنے والے
"تمھیں یہ چاہیے، اُس دم بچاؤ زینبؑ کو

"ہمارے پیچھے، نہ میداں میں وہ چلی آوے
"حسینؑ جاتا ہے مرنے، چھپاؤ زینبؑ کو

"سر اپنا پیٹ کے مر جائے گی بہن میری
"دکھائیو نہ مرے تن کے گھاؤ زینبؑ کو"

بہن کا حال عجب تھا دمِ وداعِ حسینؑ
پکارتی تھی کہ "چھوڑے نہ جاؤ زینبؑ کو"

صدائے فاطمہؑ آئی کہ "اے مرے شبیرؑ!
"تڑپ رہی ہے گلے سے لگاؤ زینبؑ کو

"کہو! نہ روؤ کہ زہراؑ کی چھاتی پھٹتی ہے
خدا رسولؐ کی قسمیں دلاؤ زینبؑ کو"

ق

امام ہوتے تھے زخمی تو کہتے تھے اعدا
"جو خیمے سے نکل آئے، دکھاؤ زینبؑ کو"

وہ کہتی تھی درِ خیمہ پہ "بھائی کے بدلے
خدا کے واسطے نیزے لگاؤ زینبؑ کو"

ق

کہا عمرؔ نے یہ "بھائی کو چھوڑے گی نہ بہن
بزور، لاشہ سے چھڑاؤ زینبؑ کو"

دیا یزیدؔ نے جلاد کو یہ طیش میں حکم
بہ ظلم قتل کرو، کھینچ لاؤ زینبؔ کو

پکارے اہلِ حرم رو کے، یا شہِ مرداں!
یہی ہے وقت مدد کا، بچاؤ زینبؔ کو

حسینؑ زخمی ہوئے جب بہت، تو دل سے کہا
پھر ایک بار چلو، دیکھ آؤ زینبؔ کو

ق

لپٹ کے لاشۂ شہ سے یہ بولی بنتِ علیؑ
"خدا کے واسطے بھیا بلاؤ زینبؔ کو

"بہن کے جینے کا دنیا میں اب مزا نہ رہا
پدر سے، نانا سے، ماں سے ملاؤ زینبؔ کو

"گلا کٹا نے دیا کیوں نہ اپنے بدلے مجھے
"میں تم سے روٹھ گئی ہوں، مناؤ زینبؔ کو"

جب آئی کوفہ کے بازار میں تو چلائی
علیؑ کی قبر کا رستہ بتاؤ زینبؔ کو"

اُترنے پائی نہ جب اونٹ سے تو رو کے کہا
"تم آکے قید سے بابا چھڑاؤ زینبؔ کو"

ق

کہا یزیدؔ نے جب شمرؔ سے سرِ دربار
کدھر ہے دخترِ زہراؔ، دکھاؤ زینبؔ کو

چھپا کے ہاتھوں سے منہ کو یہ بولی شہ کی بہن
"خدا کے واسطے لوگو چھپاؤ زینبؔ کو"

چلے وطن کو جو سجّادؑ، بعدِ دفنِ امام
کہا سوار ہوں پہلے، بلاؤ زینبؑ کو

لپٹ کے بھائی کی تربت سے بولی وہ رو رو
"نہ جاؤں گی میں، یہیں چھوڑ جاؤ زینبؑ کو

"میں ایک دم کبھی جس بھائی سے جدا نہ ہوئی
"مزار سے تو نہ اُس کے اُٹھاؤ زینبؑ کو"

انیسؔ اہلِ حرم میں بپا ہُوا محشر
کہا جو حاکمِ ظالم نے، لاؤ زینبؑ کو